[This question paper contains 2 printed pages.]

Your Roll No...............

Sr. No. of Question Paper	:	**5454**
Unique Paper Code	:	2141002001
Name of the Paper	:	AEC Urdu-A
Name of the Course	:	**Common Prog. Group**
Semester	:	IV

H

Duration : 2 Hours   Maximum Marks : 60

<u>Instructions for Candidates</u>

1. Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

نوٹ: کُل چار سوالون کے جواب دیجیے، پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے، نمبر مساوی ہیں

سوال نمبر ا۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے

(الف)

ادھر سورج افق کے دامن سے چھپا اور ادھر قصبہ آگیا؛ اس کا نشان ایک اکل کھڑا تھا، جس سے کچھ دور ہٹ کر آم کے دو چار بوڑھے درخت شام کا دھندلکا اوڑھے کسی یاد میں کھوئے ہوئے کھڑے ہیں، اس مقام اسے ایک بہت رومان بھری یاد انگڑائی لے کر اٹھی اور گھسیٹے کے پائوں تھم گئے۔ وہ بلا ارادہ کھڑا ہو گیا، وہ سامنے کی جھاڑی اور گڑھیا یہیں دلاری سے چھپ چھپ کر ملتے تھے، وہ بھرے جسم کی جھنا ایسی دلاری کے نہ روٹھنے کا ٹھیک پتہ چلتا تھا اور نہ ماننے کا، وہاں بیٹھ کر وہ دلاری کا انتظار کرتا تھا، تو دل میں کیا کیا نقشے بنتے تھے، شہر جائوں گا نوکری کروں گا، دونوں وقت چنے چبائوں گا مگر روپیہ جوڑ جوڑ کر رکھوں گا۔ پھر جب ڈھائی سو روپے ہو جائے گے تو واپس آجائوں گا اور ہیرالالا کی طرح ایک دم سے ایک گوئی بیل لے کر کھتی شروع کروں گا، اسی وقت دالری میری کتنی خوشامدیں کرگی، میں تو کم سے کم دو مہینے تک اس سے بات نہیں کروں گا،

(ب)

یہ سن کر بشن سنگھ اچھل کر ایک طرف ہٹا اور دوڑ کر اپنے باقی ماندہ ساتھیوں کے "پاکستان میں۔" ہنسا، پاس پہنچ گیا۔ پاکستانی سپاہیوں نے اسے پکڑ لیا اور دوسری طرف لے جانے لگے، مگر اس نے چلنے سے انکار اوپڑدی گڑ گڑ دی انیکس دی بے دھیانا" اور زور زور سے چلانے لگا، "ٹوبہ ٹیک سنگھ یہاں ہے۔۔۔" کر دیا، اسے بہت سمجھایا گیا کہ دیکھو اب ٹوبہ ٹیک سنگھ "دی منگ دی دال آف ٹوبہ ٹیک سنگھ اینڈ پاکستان۔ ہندوستان میں چلا گیا ہے۔۔۔ اگر نہیں گیا تو اسے فوراً وہاں بھیج دیا جائے گا، مگر وہ نہ مانا۔ جب اس کو زبردستی دوسری طرف لے جانے کی کوشش کی گئی تو وہ درمیان میں ایک جگہ اس انداز میں اپنی سوجی ہوئی

ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا جیسے اب اسے کوئی طاقت وہاں سے نہیں ہلا سکے گی۔ آدمی چونکہ بے ضرر تھا اس لیے اس سے مزید زبردستی نہ کی گئی۔ اس کو وہیں کھڑا رہنے دیا گیا اور تبادلے کا باقی کام ہوتا رہا۔ سورج نکلنے سے پہلے ساکت وصامت بشن سنگھ کے حلق سے ایک فلک شگاف چیخ نکلی۔ ادھر ادھر سے کئی افسر دوڑے آئے اور دیکھا کہ وہ آدمی جو پندرہ برس تک دن رات اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہا تھا، اوندھے منہ لیٹا ہے۔ ادھر خار دار تاروں کے پیچھے ہندوستان تھا۔

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح کیجیے

(الف)

نرم فضا کی کروٹیں دل کو دُکھا کے رہ گئیں
ٹھنڈی ہوائیں بھی تری یاد دِلا کے رہ گئیں

جھوم کے پھر چلیں ہوائیں وجد میں آئیں
پھر تری یاد کی گھٹائیں سینوں پہ چھا کے رہ گئیں

شام بھی تھی دھواں دھواں حسن بھی تھا اداس اداس
دل کو کئی کہانیاں یاد سی آ کے رہ گئیں

مجھ کو خراب کر گئیں نیم نگاہیاں تری
مجھ سے حیات وموت بھی آنکھیں چرا کے رہ گئیں

تاروں کی آنکھ بھی بھر آئیں میری صدائے درد پر
ان کی نگاہیں بھی ترا نام بتا کے رہ گئیں

(ب)

صیاد شادماں ہے مگر یہ تو سوچ لے
میں آ گیا کہ سایہ تہ دام آ گیا

دل کو نہ پوچھ معرکہ حسن و عشق میں
کیا جانیے غریب کہاں کام آ گیا

یہ کیا مقام عشق ہے ظالم کہ ان دنوں
اکثر ترے بغیر بھی آرام آ گیا

احباب مجھ سے قطع تعلق کریں جگر
اب آفتاب زیست لب بام آ گیا

۳۔ "ٹوبہ ٹیک سنگھ" اردو کا بہترین افسانہ ہے۔ کیا آپ اس قول سے اتفاق رکھتے ہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

۴۔ "کارمن" افسانہ کا تجزیہ پیش کیجیے۔

۵۔ اردو غزل میں "جگر مراد آبادی" کا مقام واضح کیجیے۔

۶۔ بحیثیت غزل گو "فراق" کے ادبی مرتبے کا تعین کیجیے۔

۷۔ "فیض" کی شاعری کی امتیازی خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

۸۔ اردو نظم کے فن پر ایک نوٹ قلم بند کیجیے۔

۹۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مع امثال کیجیے:

استعارہ، حسن تعلیل، تجنیس، تلمیح، تضاد